سوال

(115)آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بغض رکھنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو شخص ہمارے نبی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے کچھ ذرہ بھی بغض رکھے اور تمام جہان پر آنحضرت کے بزرگ وافضل ہونے کا قائل نہ ہو اور شفاعت کا اور آنحضرت کے خاتم النبین ہونے کا انکار کرتا ہو وہ کافر ہے یا نہیں؟ بینوا توجروَ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس نے ایسا اعتقاد رکھا وہ کافر ہے، جنت۔ اس پر حرام ہے۔ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست وہ اللہ کا دوست اور کوئی چاہئے کہ بعد بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاوساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ سے دوستی رکھے وہ مردود ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

’’آپ کہہ دیں اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنائے گا۔‘‘

اور فضیلت وبزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام جہان پر قرآن وحدیث سے صاف ظاہر وباہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی نبی کو اس لقب سے یاد نہیں فرمایا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

’’اے نبی ہم نے تم کو سب کے واسطے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔‘‘

’’قولہ فقیلہ ای بین عینیہ وقد ترجم علیہ النسائی واوردہ صریحاً فتح الباری ۱۲

اور صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ میں ہے:

((عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامر الکلم ونصرت بالرعب واحلت بی الغنالم وجعلت لی الارض طہورا ومسجداً وارسلت الی

الخلق کافۃ وختم بی النبیون وفی روایۃ اعطیت الشفاعۃ))

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دوسے انبیاء پرچھ فضیلتیں عطا کی گئی ہیں میں جامع کلمات عطا کیا گیا ہوں رعب سے میری مدد کی گئی ہے میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئی ہیں میرے لیے تمام زمین وضو کے قائم مقام اور مسجد بنا دی گئی ہے میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میرے ساتھ نبیوں کو ختم کیا گیا ہے اور ایک روایت میں ہے مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔''

اور دوسرے مقام میں ہے: انا سید ولد آدم اور خاتم الانبیاء ہونا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل آفتاب نیم روز کے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے واضح دلائل:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیین

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔''

اور صحیح مسلم کے کتاب الفضائل میں ہے:

«عَنْ اَبِی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَثَلِی وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِی کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنیٰ بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہ وَاَجْمَلَہ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیۃٍ مِنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوفُونَ بِہٖ وَیَعْجَبُونَ لَہٗ وَیَقُولُونَ ہَلَّا وُضِعَتْ ہٰذِہِ اللَّبِنَۃ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّینَ وفی روایۃ فانا موضع اللبنۃ جئت فختمت الانبیاء علیہم السلام۔۔۔۔۔۔)) (رواہ مسلم: باب ذِکرِ کَوْنِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمَ النَّبِیّین)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک آدمی جیسی ہے جس نے ایک عمارت کو بنایا اور اچھا بنایا اور بہت خوبصورت بنایا مگر اس کے گوشوں میں سے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور اس کی خوبصورتی سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کاش! اس جگہ اینٹ لگا دی جاتی تو آپ نے فرمایا میں وہ اینٹ ہوں میں خاتم النبیین ہوں اور ایک روایت میں ہے میں اس اینٹ کی جگہ آگیا ہوں۔ سو میں نے نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔''

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعت کرنا قیامت میں اپنی امت کے لیے بلکہ تمام امتوں کے واسطے قرآن وحدیث سے خوب صاف ہر کسی کو معلوم ہو جاتا ہے کچھ پوشیدہ امر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

''تم کو تمہارا رب مقام محمود میں پہنچائے گا۔''

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

''آپ کو آپ کا رب اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔''

حدیث میں ہے:

((وعن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تانی ات من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وہی لمن مات لایشرک باللہ رواہ الترمزی وابن ماجہ، وعن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شفاعتی لاہل الکبائر من امتی رواہ الترمذی وابوداوٗد وابن ماجہ عن جابر))

''اور عوف بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھ کو اختیار دیا کہ یا تو میرے امت میں نصف امت جنت میں داخل ہو جائے گی اور یا پھر آپ شفاعت کر لیں، سو میں نے شفاعت کو پسند کر لیا اور وہ ہر اس آدمی کے لیے ہوگی جو اس کے حال میں مرجائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب لوگوں کے لیے ہوگی اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔''

اور ایک بڑی حدیث میں بخاری و مسلم کے آیا ہے کہ قیامت کے روز سب لوگ واسطے طلب شفاعت کے آدم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ تمام انبیاء علیہم السلام کے پاس جائیں گے وہ سب اپنا قصور بیان کریں گے۔ شفاعت نہیں کرے گا حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ حضرت کے پاس آئیں گے پہلے دروازہ شفاعت کا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھولیں گے، بعدہ سب شفاعت کریں گے، حضرت کے آگے کسی کی دم مارنے کی طاقت نہیں رہے گی اللہ تعالیٰ مقرر فرما دے گا اس کے موافق حضرت بار بار حکم اللہ لیتے جائیں گے سجدہ کرتے جائیں گے اور شفاعت کرتے جائیں گے اور صدہا احادیث اسی مضمون کی صحاح ستہ وغیرہ میں موجود ہیں جس کا جی چاہے وہ دیکھ لے اور بعد اس کے بھی جو شخص پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور خاتم ہونے کا اور قیامت میں شفاعت کرنے کا منکر ہو تو بموجب آیت۔

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ

گمراہ کافر خالداً مخلداً دوزخ کا کندہ بن رہے گا، المجیب ابوالبرکات محمد عبدالحی تقی عرف صدرالدین حیدرآبادی

الجواب صحیح والدای نجیح و منکرہا مردود کافر

(حررہ العاجز محمد نذیر حسین دہلوی۔ فتاویٰ نذیرہ، جلد اول، ص ۱۰،۱۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد09 ص 281-283

محدث فتویٰ